افتتاحیہ (تاریخ) کربلا

م۔ر۔عابد،لکھنؤ

چارم شعبان* ہے، دل ہے تپاں، جاں حزیں
عازم کعبہ حسینؑ، جنت ایماں حزیں
اہل حرم ہم رکاب، دشت و گلستاں حزیں
قافلہ تیار کرب، صوت حدیٔ خواں حزیں
صبر ہوا ہم سفر، گو پر جنباں حزیں
چارمِ شعبان ہے، دل ہے تپاں، جاں فریں

چارم شعبان ہے، روح گل ورگل حزیں
عشوۂ ساحل حزیں، خاطر بسمل حزیں
خاکۂ جنبش حزیں، فکر مراحل حزیں
چارۂ محمل حزیں، جادہ و منزل حزیں
گردش دوراں جواں، جذبہ جولاں حزیں
چارم شعبان ہے، دل ہے تپاں، جاں حزیں

صحن کی سازش ہوئی، روح بیاباں بڑھی
پردے لگے کانپنے، گرد ہوا بہہ چلی
زلزلے بوئے گئے، تاب پریشاں اڑی
کرب چھکنے لگا، خون کی ہمت بندھی
ٹوٹ چلے آئینے، ناز خیاباں حزیں
چارم شعبان ہے، دل ہے تپاں، جاں حزیں

تیرگی بس چھا گئی، گھُٹ گیا ماحول سب
دل کو لپکنے بڑھی زلف پریشان شب
ٹوٹی زمیں کی کمر، آسمان جھکا عجب
دشت نے انگڑائی لی، بڑھ گیا شور تعب
آندھیاں بہنے لگیں، ریگ کا عنوان حزیں
چارم شعبان ہے، دل ہے تپاں، جاں حزیں

ظلم کے حاکم کے ہاتھ صارم بیعت لگی
حوصلۂ جور کو اک نئی طاقت لگی
سج گئی بدہمتی، مجلس ظلمت لگی
خواب بلا میں کہیں دار کو ہمت لگی
جگ گئی حیوانیت، ہو گیا انساں حزیں
چارم شعبان ہے، دل ہے تپاں، جاں حزیں

بیعت فاسق نے کیا جور کا پیکر رچا
ظلم کا ایوان سجا، کرب کا نشتر رچا
تخت بلا بچھ گیا، خواب بداختر رچا
طور مصائب بڑھا، قالب مضطر رچا
شاہد حسرت جگا، نازگہ جاں حزیں
چارم شعبان ہے، دل ہے تپاں، جاں حزیں

رہبر کونین نے عزم سفر کرلیا
شام کے ہنگام میں ناز سحر کرلیا
پیکر اندوہ کو لخت جگر کرلیا
شام غریباں کو بھی نور نظر کرلیا
صبح وطن رو اٹھی، شمع شبستاں حزیں
چارم شعبان ہے، دل ہے تپاں، جاں حزیں

کرب و بلا آگے ہے، درد ہے، بیداد ہے
حسرت و ارماں لئے راہ کی فریاد ہے
گردش کلفت سجے دور فلک یاد ہے
نفس زماں غمزدہ، نغمہ ناشاد ہے
صبر نے جلسہ کیا، یوں در ایواں حزیں
چارم شعبان ہے، دل ہے تپاں، جاں حزیں

عزم شہادت کی راہ خلد کے منظر بڑھے
عظمت ایماں سجے صبر کے محضر بڑھے
حکمت عرفاں لئے حوصلہ پرور بڑھے
تیر کے پھل توڑنے خوں کے مقدر بڑھے
سرخ تمنا ہنسی، تیر کے ارماں حزیں
چارم شعبان ہے، دل ہے تپاں، جاں حزیں

دیکھنا ہے ظلم یہ کتنا رہے سخت جاں
دیکھنا ہے جبر بھی کتنا بنے پرفشاں
دیکھنا ہے یہ الم کرتا ہے کتنا گراں
دیکھنا ہے یہ ستم بڑھتا ہے کب تک کہاں
دیکھنا ہے آخرش باطل ہراساں حزیں
چارم شعبان ہے، دل ہے تپاں، جاں حزیں

چارم شعباں بڑھی منزل عاشور تک
عصر سے بڑھ کر کہیں وقت کے ناسور تک
جور کا ہنگامے تک کربِ بلا صور تک
شور انا تک کہیں، نعرۂ منصور تک
دار کا منشا عیاں، درد کا عنواں حزیں
چارم شعبان ہے، دل ہے تپاں، جاں حزیں

چارم شعبان یہ حق کی مشیت بنی
چارم شعبان یہ منزل عظمت بنی
چارم شعبان یوں صبر کی طاقت بنی
چارم شعبان یوں رہبر جنت بنی
اوج شہادت سجا، ظلم کے پیماں حزیں
چارم شعبان ہے، دل ہے تپاں، جاں حزیں

---

* یہاں چارم شعبان کو مدینہ سے حضرت سیدالشہداؑء کے سفر کی علامت کے طور پر اختیار کیا گیا ہے۔ تاریخ میں یہ تاریخ موجود تو ہے لیکن یہاں اسے اختیار کرنے کے لئے اور بھی محرکات ہیں۔ ویسے کسی دوسری تاریخ کے مقابلے میں یہ کوئی تاریخی تحقیق کا اعلان یا علمی اصرار بالکل نہیں۔ یہ محض شاعرانہ اظہار ہے جو تاریخ و تحقیق سے بے نیاز ہوا کرتا ہے۔ (م۔ر۔عابد)

بقیہ۔۔۔اسلام اور حقوق بشر

اسے واپس لے لینا۔ اسے ذلیل سمجھنا، اسے رسوا کرنا اور ننگ اور بے عزتی کا طوق اس کے گلے میں ڈال دینا۔'' (نہج البلاغہ مکتوب ۵۳) بیت المال میں خیانت امامؑ کو کسی حال میں برداشت نہ تھی، جب آپ نے پچھلا سارا مال و متاع خائنوں سے لے کر مستحقین تک پہنچا دیا تو فرمایا:

''اللہ کی قسم اگر مجھے ایسا مال بھی کہیں نظر آتا جو عورتوں، مہر اور کنیزوں کی خریداری میں صرف کیا گیا تو میں اسے بھی واپس لے لیتا، کیونکہ عدل ہی سے معاشرہ کو وسعت حاصل ہوتی ہے۔ جسے عدل سے تنگی محسوس ہوتی ہے اسے ظلم سے اور زیادہ تنگی محسوس ہوگی۔''

(نہج البلاغہ، خطبہ ۱۵)

حضرت علیؑ کو خبر ہوئی کہ ان کی طرف سے مقرر شدہ ایک عہدیدار نے بیت المال میں خیانت کی ہے تو آپ نے اسے تحریر فرمایا:

''اللہ سے ڈرو اور لوگوں کا مال انہیں واپس کردو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا اور پھر اللہ نے مجھے تم پر قابو دے دیا تو میں تمہارے بارے میں اللہ کے سامنے اپنے کو سرخرو کروں گا اور اپنی اس تلوار سے تمہیں ضرب لگاؤں گا۔ جس کا وار میں نے جس کسی پر کیا وہ سیدھا دوزخ میں گیا۔ خدا کی قسم اگر حسنؑ اور حسینؑ بھی یہ کرتے جو تم نے کیا ہے تو میں ان سے بھی کوئی رعایت نہ کرتا اور نہ وہ اپنی کوئی خواہش مجھ سے منوا سکتے، یہاں تک کہ حق کو ان سے پلٹا لیتا۔'' (نہج البلاغہ، خطبہ ۴۱)

(جاری)

(بشکریہ روزنامہ 'راشٹریہ سہارا' (اردو) ۱۸ر مئی ۲۰۱۲ء)